خلافت لائبریری ربوہ

ہفتہ | 8۔جون 1996ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 128 | ہفتہ 21 محرم۔1417ھ 18 احسان 1375ہش 8 جون 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہاری نیکیوں کی یہی غرض ہو کہ محبوب حقیقی راضی ہو جائے

اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے (کلام الٰہی) کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہو گا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔ دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا در پیش ہے بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ وہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے چاہئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بیعت میں جاننا چاہئے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اس کی ضرورت ہے؟ جب تک کسی شئے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو، تو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں سماتی۔ جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال و اسباب ہوتا ہے۔ مثلاً روپیہ، پیسہ، کوڑی، لکڑی وغیرہ۔ تو جس قسم کی جو شے ہے اسی درجہ کی اس کی حفاظت کی جاوے گی۔ ایک کوڑی کی حفاظت کے لئے وہ سامان نہ کرے گا جو پیسہ اور روپیہ کے لئے اسے کرنا پڑے گا اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونہ میں ڈال دے گا۔ علیٰ ہذا القیاس جس کے تلف ہونے سے اس کا زیادہ نقصان ہے۔ اس کی زیادہ حفاظت کرے گا۔ اسی طرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے۔ جس کے معنی رجوع کے ہیں۔ توبہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے گویا کہ گناہ میں اس نے بود و باش مقرر کر لی ہوئی ہے۔ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن کو چھوڑنے میں تو اس کو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی، فرش و ہمسائے، وہ گلیاں کوچے، بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے یعنی اس (سابقہ) وطن میں کبھی نہیں آتا۔ اس کا نام توبہ ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 2)

ولادت

○ محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد لکھتے ہیں۔

عزیزم سید علی احمد صاحب طارق ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کراچی کو اللہ تعالیٰ نے 5۔مئی 1996ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے حضرت صاحب نے "ہاجرہ علی" نام عطا فرمایا ہے بچی "وقف نو" میں شامل ہے احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ عزیزہ کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔

○ مکرم احمد رضوان خان صاحب ولد مکرم چوہدری محمد ابراہیم خاں صاحب آف کوئٹہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 18۔اپریل 1996ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود سعد رضوان مکرم چوہدری محمد ابراہیم خان صاحب کا پوتا اور مکرم رانا سعادت احمد خاں کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے۔

تقریب شادی

○ مکرم محمد طاہر اقبال صاحب سیلونی ابن مکرم محمد حنیف مجاہد سیلونی صاحب کی شادی عزیزہ مکرمہ مریم صدیقہ خان بلوچ صاحبہ ابن مکرم محمد حبیب اللہ خان صاحب بلوچ سے مورخہ 25۔اپریل 1996ء کو دار النصر غربی (ب) میں انجام پائی۔ اگلے روز مورخہ 26۔اپریل 1996ء کو دعوت ولیمہ کا انعقاد ہوا محترم سید خالد محمود شاہ صاحب ناظر مال خرچ نے دعا کرائی۔ احباب کرام سے رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ قرۃ العین صاحبہ بنت مکرم راجہ شفیق احمد صاحب محمود آباد ضلع جہلم نے مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں 875 میں سے 776 نمبر حاصل کر کے راولپنڈی ڈویژن میں طالبات میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ خدا تعالیٰ عزیزہ کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے۔ آئندہ بھی نمایاں کامیابیاں عطا کرتا چلا جائے۔

دعوت الی اللہ ایمان کی حفاظت کا ذریعہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

حضرت صاحب نے اس مضمون پر کہ فطرت ترقی کے میدان میں کس طرح کام کرتی ہے۔ فرمایا۔ دیکھو دنیا میں حقیر سے حقیر چیز بھی غیر مفید نہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو اس میں بھی بہت سے فوائد پوشیدہ ہوتے ہیں جو کہ دنیا کی ترقی کے لئے بہت حد تک ممد ہیں۔ مثال کے طور پر سب سے حقیر چیز انسان اور حیوان کا فضلہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن غلہ وغیرہ کی پیداوار کے لئے کس قدر مفید ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو ہمیں اعلیٰ سے اعلیٰ اناج بھی نہ مل سکتا۔ اسی طرح اور چیزوں کو لے لو۔ تو معلوم ہو گا کہ ہر ایک چیز کی کچھ نہ کچھ غرض

باقی صفحہ 7 پر

خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا وہ مغز چاہتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

8- احسان 1375 ہش   8 - جون 1996ء

ہستی باری تعالیٰ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ہستی باری تعالیٰ کے بارے میں جس شان اور جس خوبصورتی سے لکھا ہے اس سے دل بے اختیار محبت الٰہی میں سرشار ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی ایک بے حد خوبصورت اور انسان کو محبت الٰہی میں جکڑ دینے والا ارشاد پیش خدمت ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے' ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں۔ اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سننے والو! سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا(۔) اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں وہ ہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں۔ اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثّل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے۔ اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبدء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شئی کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزّہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے۔ اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں اور اس کے آگے کوئی بات بھی ان ہونی نہیں۔ اور تمام روح اور اس کی طاقتیں اور تمام ذرات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں۔ اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں۔ اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا ہے۔ اسی سے وہ شناخت کیا جاتا ہے اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے۔

وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے۔ اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے۔ اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے' بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں۔ اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو (کلام الٰہی) نے کھولا ہے۔"

ہماری باتیں بھی تاریخ' کام بھی تاریخ
ہمارا چال چلن بھی' ہمارا نام بھی تاریخ
انہیں کو دیکھ کے پہچان پائیں گے ہم کو
ہماری راہگزر بھی' ہمارا گام بھی تاریخ

ابو الاقبال

O

اگر قریہ بہ قریہ پھیلتے جاتے ہیں ویرانے
دلِ وحشت زدہ کو کون آسکتا ہے سمجھانے

نظر افروز ہے ان کی تجلّی کی فراوانی
کشادہ ہو گیا ہے کس طرح دامن خدا جانے

بپا ہونے سے پہلے شورِ محشر کیوں سنائی دے
یہ ہلچل سی مچا رکھی ہے کس کس کے کفِ پا نے

مجھے قربِ رگِ جاں پر بھی یوں محسوس ہوتا ہے
ہزاروں منزلیں مجھ کو پرے رکھا ہے دنیا نے

نیا ہو یا پرانا' ہر فسانہ ایک جیسا ہے
ازل سے ایک جیسے ہیں زمانے بھر کے دیوانے

ہوا ہے جب سے کوئی محرمِ رازِ دلِ ناداں
نظر آنے لگے ہر سمت بیگانے ہی بیگانے

کسی کی ہم نشینی سے جو ہم سمجھے تو یہ سمجھے
ہر آں کاریکہ گردد از دعائے محوِ جانا نے
نہ شمشیرے کند آں کارنے بادے نہ بارانے

نسیم سیفی

24-11-87

پہلی علمی وورزشی ریلی مجلس

خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور

O قیادت علاقہ لاہور کے تحت پہلی سالانہ علمی وورزشی ریلی 18۔19۔ اپریل کو بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں منعقد ہوئی۔ ان دونوں پروگراموں کے نگران اعلیٰ مکرم سلیم قیصر صاحب نائب قائد علاقہ لاہور تھے۔

ریلی کا باقاعدہ افتتاح محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے 18۔ اپریل 96ء کو رات 30۔9 پر فرمایا۔ اس تقریب میں محترم امیر صاحب ضلع لاہور نے بھی شرکت کی۔ افتتاحی تقریب کے بعد علمی و ورزشی مقابلے رات گئے تک جاری رہے اور اگلے دن جمعہ سے قبل اختتام پذیر ہوئے۔

19۔ اپریل کو صبح جمعہ سے قبل اختتامی تقریب ہوئی جس میں اختتامی خطاب مکرم مہتمم صاحب تعلیم نے فرمایا اور انعامات مکرم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد تعلیم کلام الٰہی و وقف عارضی نے تقسیم فرمائے اور دعا کروائی۔

اس ریلی میں علاقہ کے چاروں اضلاع سے 353 خدام اور 135 اطفال نے شرکت کی۔ ریلی میں 6 علمی اور 9 ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

تمام مقابلہ جات میں مرکزی پروگراموں کا نصاب اور معیار اور دیگر روایات کو ملحوظ رکھا گیا۔ قیام و طعام کا عمدہ انتظام کیا گیا تھا اور بیت النور کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے دور رس مثبت نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

رفاقت احمد

محترم میجر جنرل (ر) ڈاکٹر نسیم احمد صاحب

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے پیارے اور نہایت مخلص دوست نافع الناس وجود میجر جنرل (ر) ڈاکٹر نسیم احمد صاحب 9- اپریل 1996ء کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ آپ بڑے شفیق، ہمدرد، خوش گفتار، ملنسار اور اپنے حسن سلوک کی وجہ سے چھوٹے بڑے حلقوں میں بڑے ہر دلعزیز تھے۔

داغ فرقت دے رہاہے کیسا کیسا آشنا

جنرل (ر) نسیم احمد صاحب 19 جنوری 1936ء کو قادیان ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ 1951ء میں کوئٹہ کے سپیشل ہائی سکول سے میٹرک اور 1953ء میں گورنمنٹ کالج کوئٹہ سے ایف ایس سی کے امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ اپنی قابلیت کی بنیاد پر لاہور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں داخلہ حاصل کیا اور 1958ء میں ایم بی بی ایس اچھے نمبروں میں پاس کر کے ڈاکٹری کی ڈگری حاصل کی۔ اسی سال پاکستان آرمی میں کمیشن ملا۔ 1962ء سے 1967ء تک مختلف جگہوں پر ملٹری ہسپتالوں میں ماہر امراض چشم کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ ان کی نمایاں قابلیت کی وجہ سے 1967ء میں FRCS کے لئے ایڈنبرا (Uk) بھجوایا گیا۔ کامیابی کے ساتھ واپس وطن آئے۔ 1970ء تا 1974ء تک امراض چشم کے شعبہ میں کلاسفائیڈ سپیشلسٹ کے طور پر کام کیا۔ 1979ء سے 1994ء تک ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں چیف کنسلٹنٹ، پروفیسر آرمی میڈیکل کالج، اپتھالمولوجی کے شعبہ کے سربراہ نیز ایڈوائزر کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ بہترین انتظامی قابلیت کے علاوہ اچھے پروفیسر اور اپنے پیشہ میں تحقیقی کام میں از حد دلچسپی رکھتے تھے۔ اس تحقیق کی وجہ سے مشہور آنکھوں کے مراکز مثلاً مور فیلڈز آئی ہسپتال لندن، ولمر آئی انسٹیٹیوٹ بالٹی مور (U.S.A) وغیرہ آپ کو لیکچرز کے لئے بلاتے تھے۔ 1980ء میں راولپنڈی میں آئی بینک کے قیام میں بھی آپ کا نمایاں کردار رہا ہے۔

میڈیکل ایجوکیشن میں امتحانات جزو لازم ہوتے ہیں۔ جنرل صاحب پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں، آرمی میڈیکل کالج اور کالج آف فیزیشنز و سرجنز آف پاکستان میں ایم بی بی ایس کے فائنل ایئر میں امتحان لینے والی کمیٹی کے ممبر رہے۔ اور آرمڈ فورسز میڈیکل کالج میں ڈپلومہ اپتھالمولوجی کے ممتحن اعلیٰ تھے۔

جیسے کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو تحقیقی کاموں میں بہت دلچسپی تھی۔ آپ کے کئی مقالہ جات امراض چشم کے بارہ میں مختلف رسائل مثلاً پاکستان جرنل آف اپتھالمولوجی، ایفروایشین جرنل آف اپتھالمولوجی، سرجیکل نیوز وغیرہ میں شائع ہوتے رہے جو شعبہ امراض چشم سے متعلق ڈاکٹر صاحبان کے لئے از حد مفید ہوئے۔

خدمت خلق کے جذبہ کے ماتحت ہی فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد الشفاء ٹرسٹ آئی ہسپتال راولپنڈی میں بطور چیف کنسلٹنٹ منسلک ہو گئے۔ اسی طرح بطور ڈین پاکستان انسٹیٹیوٹ آف اپتھالمولوجی راولپنڈی اور کالج آف فزیشنز و سرجنز آف پاکستان (شعبہ امراض چشم) سے بھی منسلک رہے۔

انہی قابل تعریف خدمات اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی بنا پر آپ کو 23 مارچ 1993ء کو حکومت پاکستان کا دوسرا سب سے بڑا اعزاز ہلال امتیاز (ملٹری) عطا کیا گیا۔ پھر امسال 13 مارچ 1996ء کو پشاور میں ماہرین امراض چشم کی کانفرنس میں آپ کو صدر پاکستان 1995ء رمضان علی سید گولڈ میڈل ملا۔ جو سال میں صرف ایک ڈاکٹر کو قابلیت کی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔

آپ کی طبیعت خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار تھی۔ امیر سے لے کر غریب آدمی تک بغیر کسی امتیاز کے ہر ایک کی یکساں خدمت اور علاج بڑی بشاشت سے کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے ہاتھ میں بہت شفا تھی۔ ہزاروں لوگ آپ کے علاج و معالجہ سے شفایاب ہوئے۔ بہت سے غریبوں کا علاج نہ صرف مفت کرتے بلکہ ان کی مالی مدد بھی کرتے تھے۔ 9- اپریل 1996ء کو کلینک میں بیٹھے مریضوں کو دیکھ رہے تھے کہ حرکت قلب بند ہو گئی۔ گویا زندگی کے آخری سانس تک خدمت خلق میں مصروف رہے۔ ملک کے دور دراز شمالی علاقہ جات میں آئی کیمپ لگا کر مخلوق خدا کو فائدہ پہنچایا۔ سینکڑوں موتیا کے آپریشن کر کے لوگوں کی آنکھیں روشن کیں۔ یہ خدمت جغرافیائی حدود تک نہ تھی۔ بیرون پاکستان میں سری لنکا، نیپال، مالدیپ میں حکومت کی جانب سے آئی کیمپس کی نگرانی کی۔ گورنمنٹ کیمپوں کے علاوہ ذاتی طور پر آئی سرجیکل کیمپ غانا اور مغربی افریقہ میں کیمپ لگا کر کئی انسانوں کا مفت علاج کیا۔ سری لنکا سے آئی ہوئی آنکھوں کو کئی پاکستانی نابیناؤں کو لگا کر سوجاکھا کیا۔

ڈاکٹر نسیم احمد صاحب جماعت کے مخلص خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد مکرم خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ایک لمبا عرصہ تک بلوچستان میں مختلف عہدوں پر رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد 1934ء میں قادیان رہائش پذیر ہوئے۔ کوئٹہ میں ملازمت کے دوران جماعت احمدیہ کوئٹہ کی امارت کے فرائض 1926ء سے 1934ء تک سرانجام دیئے۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب 1914ء میں حضرت مفتی محمد صادق کی تحریک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جنرل صاحب کی نیک سیرت والدہ صاحبہ حضرت قطب الدین صاحب بھیروی (ولادت 1866ء، بیعت 1892ء وفات 1934ء) کی بیٹی تھیں۔ حضرت قطب الدین صاحب صوفی منش بزرگ، زاہد و عابد تھے۔ حضرت بانی سلسلہ کے خاص رفیقوں میں داخل تھے۔ اور سلسلہ کے فدائی تھے۔ بھیرہ سے نقل مکانی کر کے قادیان چلے گئے۔ آپ افریقہ بھی گئے۔ دوبارہ قادیان آئے اور بیت اقصیٰ کے مغرب میں مکان تعمیر کر کے رہائش پذیر ہوئے۔ تازیست سلسلہ کے خادم رہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھیرہ کی جماعت کو اپنے ہاں ٹھہراتے اور لنگر خانہ سے کھانے وغیرہ کا انتظام فرماتے۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت بھیرہ مؤلفہ میاں فضل الرحمان صاحب بسمل)

دنیاوی عہدہ کے باوجود ڈاکٹر نسیم احمد صاحب نے ہمیشہ دین کو فوقیت دی اور جماعتی کاموں میں پیش پیش رہے۔ حضرت امام جماعت الثالث کی جاری کردہ سکیم وقف عارضی کے تحت اپنے آپ کو وقف کیا اور دو مرتبہ غانا اور مغربی افریقہ تشریف لے گئے۔ نظام جماعت کی اطاعت و پابندی ایسی کہ چھوٹے سے چھوٹے موقعہ پر بھی اس کا خیال رکھتے تھے۔

انتظامی صلاحیتیں خداداد تھیں۔ صد سالہ جشن تشکر 1989ء کے موقعہ پر جماعت راولپنڈی کے مختلف کاموں میں رہنمائی کی۔ مقامی جلسہ سالانہ کے موقعوں پر اجلاسوں کی صدارت کی توفیق ملی۔ اسی طرح بعض دفعہ آپ جماعت راولپنڈی کے قائمقام امیر بھی رہے۔ پچھلے سال جماعت راولپنڈی کے ایک اہم اجلاس مجلس انتخاب کی صدارت فرمائی جس میں مقامی عہدیداروں کا انتخاب کیا گیا۔ 1996 سے بطور قاضی (مقامی جماعت) خدمت بجا لا رہے تھے۔

جنرل نسیم صاحب آئمہ جماعت سے قرب کا تعلق رکھتے تھے اور یہی امر ان کی کامیاب زندگی کا مظہر تھا۔ ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے اور دیگر جماعتی نمایاں خدمات کی وجہ سے کئی دفعہ ان کو آئمہ سلسلہ کا خصوصی قرب نصیب ہوا۔ جسے وہ اپنی خوش نصیبی سمجھتے تھے۔ اور اس کا ذکر بڑی محبت و عقیدت سے کیا کرتے تھے۔ بزرگان سلسلہ سے بھی ان کا ذاتی تعلق تھا۔ ان کی خاطر و تواضع بڑی خوشی سے کرتے۔ 1981ء کی بات ہے جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اسلام آباد تشریف لائے۔ ڈاکٹر صاحب حضرت صاحب کو ملنے گئے۔ پیغام بھجوا دیا کہ کرنل نسیم (اس وقت آپ کرنل تھے) شرف ملاقات حاصل کرنے آئے ہیں۔ حضرت امام جماعت الثالث نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ بریگیڈیئر نسیم صاحب آپ کا کیا حال ہے۔ اللہ نے کیا کہ کچھ دنوں بعد آپ کی ترقی اسی رینک پر ہو گئی۔ حضرت امام جماعت الرابع نے بھی چند ماہ قبل ایک خطبہ میں آپ کا ذکر بڑی شفقت سے فرمایا۔ اپنے جاننے والوں سے اس کا تذکرہ بڑی انکساری سے کرتے تھے۔

دعوت الی اللہ میں مثال تھے۔ اچھے اچھے دعوت الی اللہ کے طریق سوچتے اور دوستوں کو مشورہ دیتے۔ آپ کا اخلاق و ہمدردانہ رویہ ہی ایسا تھا کہ آپ کے ڈرائیور نے مع اپنی فیملی کے بیعت کر لی۔

ڈاکٹر صاحب کی مالی قربانیوں کا ذکر نہ کیا جائے تو حق ادا نہ ہو گا۔ خاکسار بطور سیکرٹری مال جانتا ہے کہ انہیں جو بھی آمد ہوتی۔ صحیح آمد پر شرح کے ساتھ لازمی چندہ جات حصہ آمد، جلسہ سالانہ نیز حصہ جائیداد ادا کرتے تھے۔ اور بجٹ کو تو محض ایک تخمینہ کہا کرتے تھے۔ چند سال ہوئے تحریک جدید کے نئے سال کے وعدوں کے دن تھے۔ فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ راولپنڈی جماعت میں میرا وعدہ سب سے زیادہ ہو۔ اس طرح مقامی طوعی ضروریات جماعتی ہوں یا ذیلی تنظیموں کی، آپ مرکزی ہدایت کے مطابق طلب کرنے والوں کی توقع سے بڑھ کر دیتے۔

اللہ جانے والے سے رحمت و شفقت کا معاملہ فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ اور دونوں بیٹوں نے جس طرح وصیت کے معاملات میں تعاون کیا۔ قابل تحسین ہے۔ اور یہ جنرل صاحب کی بہترین تربیت کا ہی نتیجہ ہے۔

ایک اچھی بات

اگر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کو مقدم کریں گے تو یقیناً سمجھ لینا چاہئے کہ دنیا میں بھی ذلیل اور خوار نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے لئے غیرت ہوتی ہے۔ وہ خود ان کا تکفل فرماتا ہے۔ اور ہر قسم کی مشکلات سے انہیں نجات مخلصی عطا فرماتا ہے۔

مالی قربانی سے متعلق جماعت احمدیہ الرابع کی نصیحت

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے حالات کا جائزہ لیں۔ آپ میں سے وہ خوش نصیب جن کو خدا تعالیٰ نے کثرت سے دولت عطا فرمائی ہے اور ایسے ضرور ہیں وہ یہ جائزہ لیں کہ وہ اس نسبت سے جس نسبت سے اللہ نے ان پر فضل فرمایا ہے خدا کے حضور مالی قربانی میں لبیک کہتے ہیں کہ نہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

ناصراحمدظفربلوچ

رشیدہ بیگم

گزشتہ سات نومبر کی بات ہے کہ دفتر سے چھٹی ہونے پر جب گھر آیا تو میری بیوی (رشیدہ بیگم) نے یہ خوشخبری سنائی کہ عزیزم طارق سات دسمبر کو جرمنی سے پاکستان آرہاہے۔ اگرچہ یہ اطلاع ہمارے لئے انتہائی مسرت اور خوشی کا باعث تھی۔ کہ بیٹا تقریباً پانچ سال بعد پہلی مرتبہ آرہا ہے۔ لیکن رشیدہ بیگم کے چہرہ پر وہ خوشی اور رونق نہ تھی۔ جو ہونی چاہئے تھی۔ یہ خبر سنانے کے بعد وہ قدرے خاموش ہو گئیں معاً بعد مجھے اس کی آنکھوں میں آنسو تیرتے ہوئے نظر آئے۔ حیرانگی ہوئی کہ ایسا کیوں؟ خیال آیا شاید اظہار تشکر اور خوشی کے آنسو ہوں گے۔ میرے استفسار پر قدرے بھرائی آواز میں بولیں کہ مجھے پیارے طارق کی آمد کی بفضل تعالیٰ بے انتہا خوشی ہے۔ لیکن میرے دل و دماغ میں وہ وقت آ رہاہے کہ جب بیٹا واپس جائے گا اس وقت اس کی اور پھر میری کیا کیفیت و پوزیشن ہوگی۔ اس کی واپسی اور پھر جدائی پر اس کو اور مجھے جو تکلیف ہوگی وہ اس خوشی پر مجھے بھاری اور بوجھل محسوس ہو رہی ہے۔

عزیزم طارق کی آمد آمد تھی گھر میں رنگ و روغن کا اہتمام کیا جارہاتھا۔ جو کافی عرصہ سے نہ ہوئے تھے۔ جوں جوں دن قریب آتے گئے۔ جانبین کی خوشی میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ دن بھر گھر کی صفائی سامان ادھر سے ادھر اٹھانا رکھنا اس کا معمول بنا رہا۔ اور شام کو بیٹے کی خاطر مدارت کے لئے ضرورت کی نئی نئی اور اچھی اچھی اشیاء خریدنے بازار چلی جاتیں۔ ساتھ ساتھ اکثر یہ الفاظ اس کے منہ سے نکلتے رہے کہ نہ جانے دل کیوں بجھا بجھا سا رہتا ہے۔ جبکہ دل کے نام کی اس کو نہ کوئی بیماری تھی اور نہ ہی کوئی بنیادی عارضہ تھا بفضل تعالیٰ ظاہری جسمانی اعصابی لحاظ سے انتہائی صحت مند و توانا تھیں۔

مورخہ 26-11-95 کو دن بھر مہمان آتے رہے۔ ان کی ضیافت کا سلسلہ زور شور سے جاری رہا۔ اپنی نواسی انیلہ کو فون کیا کہ دوپہر کا کھانا میرے پاس آکر کھاؤ۔ تمام کھانے بڑے شوق سے خود پکائے۔ تقریباً چار بجے تمام مہمان چلے گئے۔ تو لاہور میں مقیم اپنی بیٹی عزیزہ شہناز کے لئے ساگ پکانا شروع کر دیا۔ ساتھ ساتھ گھر کے کام کاج بھی کرتی رہیں۔ مجھے ایک کام کہا کہ ادھر باہر سے گھنٹی ہوئی میں نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کون ہے آکر کام کرتا ہوں۔ خاکسار باہر آیا تو گیٹ پر دو دوست کھڑے تھے۔ ان سے صرف دو تین منٹ بات کر کے واپس چلا آیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میری بیوی فرش پر چت خاموش آرام سے سیدھی لیٹی ہوئی ہے۔ یہ صورت حال میرے چشم تصور کے قطعی برعکس تھی۔ میں نے سمجھا کہ پاؤں پھسل گیا ہے۔ میری انتظار میں ہے کہ میں آؤں اور اٹھاؤں چنانچہ میں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ کوئی بات نہیں۔ اٹھ کھڑی ہوں۔ لیکن جواب ندارد۔ دو تین آوازیں دیں۔ لیکن وہ خاموش رہیں۔ اس پر قدرے پریشانی ہوئی۔ قریب بیٹھ کر مزید دو تین آوازیں دیں۔ لیکن بے اثر۔ میں گھر میں اکیلا تھا۔ فوری ہسپتال فون کیا چند منٹوں میں ایمبولینس آگئی۔ ہسپتال پہنچے تو ڈاکٹر صاحبان نے فوری چیک اپ کیا۔ چند لمحوں کے بعد وہ مایوس نگاہوں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ اس وقت تک مجھے ایک فیصد تک بھی احساس نہ تھا۔ کہ میری رفیقہ حیات اپنے رفیق اعلیٰ سے جاملی ہے۔ ڈاکٹر صاحبان نے بتایا کہ ان کا تو موقعہ پر ہی دل فیل ہو گیا تھا۔ عجب تصرف الٰہی دیکھئے۔ کہ 26 نومبر کو مکرم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل (جو احمدی شعرا کا کلام اکثر الفضل میں شائع فرماتے رہتے ہیں) عین اس وقت جب ہم غمزدہ تھے۔ آپ نے حسن اتفاق سے 27- نومبر کے الفضل میں والد محترم ظفر محمد صاحب ظفر کی نظم بعنوان مقام توکل اور دعا شائع فرمائی جس کے صرف چند اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

اب میرے دردِ دل کی نہ کوئی دوا کرے
یہ درد لا دوا ہے مگر ہاں دعا کرے
طولِ امل میں نفس میرا مبتلا نہ ہو
راضی ہوں میں اسی پہ جو میرا خدا کرے
تدبیر بھی ہے قبضہ تقدیر میں ظفر
مولیٰ تجھے مقام توکل عطا کرے

یہ اخبار 26 نومبر کی شام کو ہمارے لئے پیغام توکل و صبر لایا۔ یہ نظم پڑھتے ہی عجیب ڈھارس اور حوصلہ عطا ہوا۔ ایسے معلوم ہوا کہ والد محترم کی روح ہمارے غم میں فوری آشامل ہوئی ہے۔ تمام اہل خانہ بار بار اسے پڑھتے رہے اور ناقابل بیان حوصلہ پاتے۔

حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بوساطت منظوری صدر انجمن احمدیہ مورخہ 3-5-96 کو جنازہ غائب بعد از جمعہ بیت الفضل لندن میں پڑھایا۔

خاکسار نے اہلیہ کی وفات پر حضرت صاحب کی خدمت میں جو خط لکھا تھا اس کا ایک حصہ حضرت صاحب کے ارشاد پر الفضل انٹرنیشنل نے یکم مارچ 1996ء کی اشاعت میں شائع کروایا جو ذیل میں درج ہے۔

مکرم ناصر احمد ظفر کارکن امور عامہ ربوہ اپنی اہلیہ رشیدہ بیگم صاحبہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"خاکسار کی اہلیہ پابند (عبادات) چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ سادہ مزاج خود دار محنتی۔ مہمان نواز تھیں۔ زندگی بھر انہوں نے نہ زیورات کی تمنا کی اور نہ ہی قیمتی ملبوسات کی خواہش اس کی دینداری کا یہ حال تھا کہ اس کا بیٹا عزیزم مبشر احمد ظفر جرمنی سے آیا۔ تو اس نے والدہ سے عرض کیا کہ امی میں آپ کو تحفہ لے کر دینا چاہتا ہوں۔ آپ کیا پسند کریں گی۔ نیک دل والدہ نے کہا کہ ایک تو مجھے .... صغیر خرید دیں۔ دوسرا میری وصیت کا بقایا ادا کر دیں۔ چنانچہ سعید فطرت بیٹے نے فوری تعمیل کر دی۔ جب سے حضرت صاحب کے خطبات ایم ٹی۔اے پر شروع ہوئے ہیں۔ خاکسار عینی شاہد ہے کہ اس نے حضرت صاحب کا کوئی خطبہ ماسوائے سفر کے Miss نہیں کیا۔

ایک دن اس کے بیٹے نے جرمنی سے فون پر استفسار کیا کہ امی کوئی چیز چاہئے تو بھجوا دوں اس پر اس کی والدہ نے کہا کہ ایک سال سے لوگوں کے گھروں میں جا کر حضرت صاحب کے خطبات سن رہی ہوں۔ گھٹنوں میں درد ہوتا ہے۔ چلا نہیں جاتا۔ کبھی کسی کے گھر اور کبھی کسی کے گھر جانے سے طبیعت پر بوجھ بھی پڑتا ہے۔ اگر تمہاری جیب اجازت دیتی ہے۔ تو ایسا انتظام کر دو۔ کہ گھر بیٹھی۔ اطمینان کے ساتھ حضرت صاحب کے خطبات سن سکوں سعید فطرت بیٹے نے فوری مطلوبہ رقم بھجوا دی۔ جس سے گھر میں ہی حضرت صاحب کے خطبات تادم واپسیں باقاعدگی سے سنتی رہیں۔

حضرت صاحب کی طرف سے اس قدر حوصلہ افزائی اور اظہار پسندیدگی پر احساس ہوا کہ کیوں نہ قدرے تفصیل سے اس کا ذکر خیر بغرض دعا الفضل میں شائع کر لیا جائے۔

خاکسار کی شادی 25 دسمبر 1953ء کو مکرم محمد یوسف صاحب بٹ کی صاحبزادی رشیدہ بیگم سے احمد نگر میں ہوئی خاکسار کا تعلق بلوچ قبیلہ سے ہے جبکہ زوجہ ام بٹ زادی تھیں۔ دونوں قوموں کے مزاج نظریات میں بعد المشرقین تھا موصوفہ نے نہایت عقل مندی سلیقہ شعاری اور حسن تدبیر سے اس خلیج کو بغیر کسی اختلاف کے پاٹ لیا دونوں خاندانوں کی اچھی روایات کو اپنے اندر ایسا سمویا کہ ہر دو خاندانوں میں انتہائی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھی جاتی رہیں۔ سب سے نمایاں اور غالب رنگ دین داری کا تھا۔ شروع سے لے کر تادم واپسیں باقاعدگی سے عبادات کو التزام کے ساتھ سنوار سنوار کے پورے سوز کے ساتھ ادا کرتی تھیں۔ ماہ رمضان کی آمد سے قبل ہی کمر ہمت کس لیتیں۔ طبیعت میں جوش جذبہ قابل دید ہوتا۔ رمضان شریف کا چاند دیکھ کر اتنی خوشی کا اظہار کرتیں۔ جس طرح بچے عید کا چاند دیکھ کر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ گزشتہ ماہ رمضان میں باقاعدگی سے نجر...... مبارک میں جا کر ادا کرتیں رہیں۔ ماہ رمضان میں چار مرتبہ کلام الٰہی پڑھنے کی سعادت پائی۔ جبکہ سال بھر میں دو دفعہ باترجمہ کلام الٰہی پڑھا کرتیں۔ وہ دن اس کے لئے انتہائی پریشان کن اور تکلیف دہ ہوتا جس دن بوجہ مہمان نوازی یا کثرت کار عبادات بروقت ادا نہ کر پاتیں۔ بار بار دکھ اور افسوس کا اظہار کرتیں۔ کہ آج میں بروقت عبادات ادا نہ کر سکی۔ بامر مجبوری عبادات جمع کرنی پڑی ہیں۔ رات کو اگر بارہ بجے بھی سوتی تو صبح ہر حالت میں آخر شب کی عبادت کے لئے بیدار ہو جاتیں۔ اس کی شب خیزی کا یہ عالم تھا۔ کہ خاکسار کا اور بچوں کا اس کے کمرے میں سونا ناممکن تھا۔ وہ اکیلی الگ کمرے میں سوتیں۔ اس کے سرہانے میز پر جائے عبادت اور... صغیر ہوتی

اس کی مالی قربانی کا یہ عالم تھا کہ سال 1962ء میں وصیت کرنے کی سعادت پائی۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔ تمام تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ایک دن گھر آیا تو بتایا کہ میں نے آج فلاں خاص تحریک میں مبلغ پانچ صد روپے کا وعدہ لکھوایا ہے۔ پاس ایک عزیز خاتون بیٹھی ہوئی تھیں۔ وہ کہنے لگی آپا آپ سے جتنا کوئی چندہ مانگتا ہے۔ آپ فوراً وعدہ کر لیتی ہیں۔ اس پر زوجہ نے کہا کہ

گھر سے تو کچھ نہ لائے سب اس کی ہی عطا ہے

پھر وضاحت سے خاتون کو بتایا احمد نگر میں آغاز میں ایک کمرہ میں ہم دو خاندان اکٹھے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور سلسلہ کی برکت سے دو بچے جرمنی میں ہیں۔ ایک کی بجائے اللہ تعالیٰ نے دو مکان اور ضرورت کی ہر چیز عطا کر رکھی ہے۔ چندہ تخم ہے۔ تخم جتنا زیادہ ہی ہو گا۔ اتنا ہی پھل زیادہ ملے گا۔ جس پر وہ خاتون خاموش ہو گئی۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ وہ جوں جوں راہ مولیٰ میں خرچ کرتی چلی گئیں توں توں مالی تنگدستی فراخی میں بدلتی چلی گئیں۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے اس شعر کے مصداق ؂

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

خدا تعالیٰ حامی و ناصر ہوتا چلا گیا خدا تعالیٰ نے متوکل اور صابر طبیعت دے رکھی تھی۔ خوشی میں ضرورت سے زیادہ خوشی اور غمی یا مشکل میں ضرورت سے زیادہ پریشان نہ ہوتیں۔ عسر و یسر میں راضی برضا رہتی مشکل وقت میں صدقات اور دعاؤں سے کام لینا۔ اس کا معمول تھا۔

بچوں کی تربیت میں سلسلہ سے محبت خود اعتمادی خودداری امامت سے وابستگی کا درس نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور پر دیتی رہتیں۔ جرمنی میں اپنے بچوں کو بذریعہ خطوط و فون بطور تاکید سوال کرتیں کہ (عبادات) پڑھ رہے ہو۔ حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب کے خطبات باقاعدگی سے سن رہے ہو۔ چندہ دیتے ہو۔ عزیزم طارق ظفر کا شعبہ صحافت سے لگاؤ ہے۔ اس نے جرمنی سے فون کیا کہ "اگر ممکن ہو تو روزنامہ جنگ میرے نام لگوا دیں۔ میں نے حامی بھرلی فون کے بعد اس کی والدہ نے کہا روزنامہ جنگ اس کی خواہش پر روزنامہ الفضل ربوہ میری طرف سے اس کے نام لگوا دیں۔ چنانچہ کافی عرصہ یہ دونوں اخبار بھجواتے رہے۔ بعض دفعہ مشکلات بھی پیش آتیں۔ لیکن اس کی والدہ کا اصرار رہا کہ الفضل بند نہیں کروانا حتی المقدور یہ سلسلہ چلتا رہا۔ جبکہ گھر میں اپنے لئے مصباح بیٹے کے لئے خالد اور خاکسار کے لئے ماہ نامہ انصار اللہ لگائے رکھا۔ اخبار الفضل بھی آرہا ہے۔

مہمان نوازی کا تو اللہ تعالیٰ نے وافر جذبہ عطا کر رکھا تھا۔ اپنے عزیزوں کی تو ہر کوئی خدمت کرتا ہے۔ اپنے ہوں یا غیر وقت ہو یا بے وقت مسکراتے چہرے خندہ پیشانی اور بشاشت قلب سے مہمانوں سے پیش آتیں۔ احمد نگر میں تو دن بھر ضیافت کا سلسلہ چلتا رہتا۔ خصوصاً سال 1970ء سیلاب 1973ء اور ابتلا کے سال 1974ء اور 1984ء میں تو کوئی لمحہ بھی ضیافت سے خالی نہ ہوتا۔ مہمان نوازی میں سب سے زیادہ خوشی اس کو سلسلہ کے بزرگوں اور اپنوں و غیروں میں مفلس اور سادہ قسم کے مہمانوں کی ضیافت میں محسوس کرتیں۔ ربوہ میں ہمارا مکان ایک سرکاری ادارہ کے قریب ہے۔ حق ہمسائیگی کے تقاضوں کے پیش نظر وقت بے وقت جب بھی جس چیز کی ضرورت ہوتی مہیا کرنے میں تکلیف محسوس نہ کرتیں۔

خاکسار کی چار بیٹیاں ہیں۔ جبکہ آمدنی محدود تھی۔ اور خاکسار طبعاً" فکر فردا سے بے نیاز تھا۔ میرے وہم وگمان میں نہ تھا۔ کہ محدود تنخواہ میں بچیوں کا جہیز بنایا جاسکتا ہے۔ جب بڑی بیٹی عزیزہ شمیم اختر کے رشتہ کی بات چلی تو مجھے فکر ہوا کہ جہیز وغیرہ کیسے بنے گا۔ مجھے فکر مند دیکھ کر کہا کہ پریشان کیوں ہیں۔ میں نے بفضل تعالیٰ ماسوائے زیورات اور فرنیچر کے ضرورت کی تمام چیزیں بنا رکھی ہیں۔ وضاحت سے بتایا کہ بیٹی چند سال کی تھی۔ کہ میں ہر ماہ کمیٹی ڈال کر اور کچھ پس انداز کرکے بیٹی کے جہیز کے لئے کچھ نہ کچھ خریدتی رہی ہوں جہیز کا آغاز اس نے ہمیشہ جائے عبادت کی خرید سے کیا اور اختتام .... صغیر کی خرید پر ہوتا۔ اس طرح اس نے مجھے بغیر پریشان کئے اپنے محدود وسائل کو حکمت عملی سے بروئے کار لاکر سادہ بنیادی جہیز اپنی بیٹیوں کو دیا۔

خاکسار کی بیٹیاں اپنے بچوں کے ہمراہ جب بھی آتیں تمام بچوں کو بروقت عبادت کراتیں۔ کلام الٰہی سننے کے علاوہ بچوں کو اپنے ساتھ لٹا کر قصے کہانیاں سنانے کی بجائے چھوٹی چھوٹی دعائیں از بر کرواتیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے اتنی دعائیں کب اور کیسے یاد کی تھیں۔ کہنے لگیں کہ میرے والد صاحب مجھے اسی طرح بچپن میں اپنے ساتھ سلا کر دعائیں یاد کرواتے تھے۔

جرمنی میں مقیم اپنے بچوں کو جب تحائف بھجواتیں ان میں سرفہرست دینی کتب عبادت با ترجمہ قاعدہ یسرنا ... دعاؤں کے کتابچے شامل ہوتے۔ طبیعت میں خودداری اور خود کفالت کا جذبہ بدرجہ اتم موجود تھا۔ تنگ دستی عسر و یسر ہر حال میں بشاشت قلب سے باہمت رفیقہ حیات کی طرح ساتھ نبھایا۔

آغاز میں خاکسار جامعہ احمدیہ میں پڑھتا تھا 30 روپے ماہانہ وظیفہ ملتا تھا۔ ایک بیٹی بھی تھی۔ تنگ دستی کے باعث خاکسار نے کبھی قرض حسنہ حاصل کرنے کا اظہار کیا تو بڑی خود اعتمادی سے کہا کہ قرض نہیں اٹھانا اللہ تعالیٰ اسی میں برکت دے گا۔ اس وقت بھی نہ تو مہمان نوازی سے ہاتھ کھینچا۔ اور نہ ہی کسی حاجت مند کو خالی لوٹایا۔

آغاز میں احمد نگر میں ایک ہی کمرہ تھا۔ اس کی چھت گر گئی۔ آمدنی محدود تھی۔ بوسیدہ مکان کو گرا کر دوبارہ کھڑا کرنا کار دارد تھا۔ سوچتا رہا کیا کروں۔ کہنے لگیں آپ فکر نہ کریں۔ خود مزدوری کروں گی۔ آپ دو مزدور لگا کر بوسیدہ مکان گروادیں۔ ہندوؤں کی بنی ہوئی عمارت تھی جس کی بنیاد میں ہزاروں اینٹیں تھیں۔ شام سے لے کر رات گئے تک بنیادوں سے سینکڑوں اینٹیں نکال کر راتوں رات ترائی کرکے تیار کر چھوڑتیں۔ صبح جب راج آتے تو حیرانگی سے دریافت کرتے کہ رات بھر کتنے مزدور لگے رہے ہیں۔ تنگ دستی اور اتنی محنت کے باوجود مزدوروں کی طے شدہ اجرت کے علاوہ ان کی باقاعدگی سے ہر روز چائے اور مشروب سے تواضع کرنا یقینی ہوتا۔

ربوہ میں مکان کی تعمیر قسطوں میں مکمل ہوئی عزیزم آصف نے امی سے کہا کہ میری خواہش ہے کہ اس تھوڑے سے حصے میں سنگ مرمر لگایا جائے جس پر والدہ نے کہا کہ بیٹا مکان کو تصویر خانہ نہیں بنانا۔ خدا تعالیٰ نے ہماری حیثیت سے بھی زیادہ بچوں کے تعاون سے مکان بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ضرورت سے زیادہ نمائش مناسب نہیں۔ چنانچہ ماں کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے بیٹے نے سادہ پلستر پر ہی اکتفاء کیا۔

مستحقین رشتہ داروں میں سے ہوں یا غیران کی امداد کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتی تھیں۔ اس کی وفات کے بعد بیسیوں واقعات سامنے آئے جن کی وہ خاموش مالی امداد کرتی تھیں دو قریب ترین عزیز جو کثیر کنبہ کے واحد کفیل تھے ان کے استحقاق کے پیش نظر تو اس نے اپنی دعا اور جملہ وسائل ان کے لئے وقف کر رکھے تھے مالی امداد کے ساتھ ساتھ حسب ضرورت قیمتی پارچات ادویات سال کی گندم مستقل طور پر مہیا کرتی رہیں۔

ایک اور واقعہ عرض کرتا ہوں گول بازار گئیں واپسی پر تانگہ لیا تانگہ والے نے دس روپے مانگے کہا نہیں یہ زیادہ ہیں پانچ روپے کافی ہیں نزدیک ہی تو گھر ہے اس نے کہا بیٹھ جاؤ راستہ میں ضعیف مفلس کوچوان نے کہا' بی بی میرا لڑکا بیمار ہے اس کو ہفتہ میں ایک ٹیکہ یکصد روپے کا لگتا ہے میرے پاس آج رقم کم ہے گھر پہنچ کر اس کو کہا ذرا ٹھہرو اپنی دو نزدیکی بیٹیوں سے واقعہ سنا کر کچھ ان سے عطیہ لیا اور کچھ اپنی جیب سے نکال کر کرایہ کے علاوہ اس کو دے کر کہا کہ آئندہ جب بھی ٹیکہ کی رقم کم ہو یا علاج کے لئے تمہارے پاس رقم نہ ہو تو یہ میرا گھر ہے مجھ سے آکر لے جایا کرو۔ چنانچہ جب بھی اس کو ضرورت پڑتی وہ آکر مطلوبہ رقم لے جاتا موصوفہ کی وفات کے بعد بزرگ تانگے والے کو جب وفات کا علم ہوا تو وہ بغرض تعزیت حاضر ہوا تو اس نے تعزیت کرتے وقت آبدیدہ ہو کر یہ واقعہ میرے ایک عزیز کو سنایا موصوفہ کو قادیان کی زیارت کا بے حد شوق تھا۔ چنانچہ وفات سے چند ماہ قبل اس نے اپنا پاسپورٹ بنوانے کے لئے دیا۔ دلی خواہش اور تڑپ تھی کہ امسال اگر جماعتی سرکاری سطح پر کوئی امر مانع نہ ہوا تو قادیان ضرور جاؤں گی لیکن اس کی یہ حسرت دل ہی دل میں رہ گئی۔ اس کا پاسپورٹ اس کی وفات کے بعد جب بن کر آیا تو دیکھتے ہی بے ساختہ زبان سے نکلا۔

تو ملے یا نہ ملے یہ تو ہے تقدیر کی بات
تیری تصویر سے دل شاد کروں یا نہ کروں

ساس بہو کا رشتہ گھریلو سکون کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ گھرانے جن گھروں میں ساس بہو کے ہوتے ہوئے بھی ماحول مثالی اور پر امن ہو۔ ماں اور بیٹی کے مقدس رشتہ کے علاوہ کسی قسم کی گنجائش نہ ہو۔

خاکسار کا گھر اس لحاظ سے بفضل تعالیٰ مثالی تھا۔ زوجہ ام ساس بھی تھی اور بہو بھی۔ اس کو دونوں کردار مثالی رنگ میں ادا کرنے کی توفیق حاصل رہی۔ جہاں اس کو میری والدہ محترمہ کی بے پناہ خدمت کی سعادت نصیب رہی وہاں اس کو اپنی بہو جسے وہ ہمیشہ پیار سے خالدہ بیٹی کہہ کر پکارتی تھیں۔ ہر سہ کا باہم رشتہ ماں اور بیٹی کے مقدس رشتہ میں رنگین رہا۔

اپنی ہر بہو کے ساتھ غیر معمولی محبت' حسن سلوک کی صرف ایک مثال پیش ہے۔ میری سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ صبیحہ' دو بہوئیں عزیزہ خالدہ و راشدہ' ایک چھوٹی بھاوجہ فائزہ جرمنی میں مقیم ہیں۔ میری اہلیہ نے جب بھی کسی تہوار پر یا کسی اور موقع پر تحائف بھجوائے وہ سب کے لئے یکساں ہوتے۔ یہ ناممکن تھا کہ وہ صرف اپنی بیٹی کو تحفہ بھیجتیں اور دیگر تینوں کو نظرانداز کر دیتیں۔ عزیزم مبشر ظفر کی شادی کو دس سال ہونے کو ہیں اس کا کافی سامان جہیز یہاں ربوہ میں پڑا ہے۔ جب بھی زیادہ مہمان آجاتے اس کے سامان میں سے ایک چمچی تک بھی نہ نکالتیں۔ کہتی تھیں یہ میری بیٹی کی امانت ہے جب خیر سے آئے گی وہ خود استعمال کرے گی۔

میری والدہ محترمہ کے ساتھ اس کی محبت اور خدمت کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ جتنی میری والدہ محترمہ کو اس وقت اپنی بہو کی وفات کا صدمہ ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ وہ ہر وقت اس کی خدمت' ضیافت' سیرت اور عبادت کا ذکر خیر کرتے ہوئے آبدیدہ ہو جاتی ہیں۔

دنیا دار لوگ بیٹیوں کی نسبت بیٹوں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں باوجود شرعی احکام کے بعض لوگ بیٹیوں کو وراثت سے محروم رکھتے ہیں اگرچہ جماعت احمدیہ میں ایسی حق تلفی کی مثالیں بہت کم ہیں۔ میری اہلیہ مجھے ہمیشہ کہتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو کچھ دیا ہے شرعی تقاضوں کے مطابق ہم نے اپنی بیٹیوں کو ضرور حصہ دینا ہے اور یہ بات جنون کی حد تک اس کے دل میں نقش تھی۔

خدا تعالیٰ نے اس کو خوش الحانی عطا فرمائی تھی۔ فجر کے بعد کلام الٰہی کی باآواز بلند تلاوت کرتیں۔ اس کا معمول تھا گھر میں کام کاج کے دوران کبھی زیر لب اور کبھی قدرے اونچی آواز میں مسنون دعائیں پڑھتی رہتیں۔

اردو نظموں میں یہ دو نظمیں تو اکثر خوش الحانی سے پڑھتی تھیں۔

پہلی نظم حضرت بانی سلسلہ کی معرکتہ الآرا

"اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے"

دوسری نظم حضرت نواب مبارکہ بیگم کی بعنوان میدان حشر کے تصور میں" جس کا پہلا شعر

نہ روک راہ میں مولا شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تیری جنت کا باب جانے دے

چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس کی دلی آواز کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اسے شتاب جانے دیا۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس نظم کے دوسرے دعائیہ اشعار کو بھی شرف قبولیت بخشتے ہوئے بے حساب جانے دے یعنی

مجھے تو دامن رحمت میں ڈھانپ لے یونہی
حساب مجھ سے نہ لے بے حساب جانے دے

مذکورہ نظموں کے علاوہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے یہ دو دعائیں کرتی تھیں کہ

1- اللہ تعالیٰ مجھے اپنے سسرال اور میکے میں سے کوئی بھی غیر معمولی غم نہ دکھائے میں خدا کے حضور سب سے پہلے حاضر ہوں۔

2- اے اللہ مجھے زندگی میں کسی کا محتاج نہ کرنا۔

خدا تعالیٰ نے اس کی یہ دونوں دعائیں لفظ بلفظ قبول فرمائیں۔ اور وہ کوئی غیر معمولی غم دیکھے اور ایک لمحہ کے لئے بھی کسی کی محتاج ہوئے بغیر اس کا انجام بخیر ہوا۔

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے دامن رحمت میں ڈھانپ لے اور جملہ پسماندگان کا حافظ وناصر ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالمالک

بشکریہ نوائے وقت جمعہ میگزین ندائے ملت 24 مئی 1996ء

لندن کے قابلِ دید مقامات

برطانیہ' انگلستان' یونائیٹڈ کنگ ڈم اور ولایت ایک ہی ملک کے نام ہیں اس میں بہت سے بڑے بڑے شہر ہیں۔ جیسے مانچسٹر' برمنگھم' لیڈز' بلیک پول' پرتھ وغیرہ برطانیہ کا بڑا اور مرکزی شہر لندن ہے جس میں دو بڑے ہوائی اڈے ہیتھرو اور گٹ وک ہیں۔ یہاں زمین پر اور زمین دوز ریل گاڑیاں چلتی ہیں۔ ہندوستان میں برطانیہ نے ایک سو سال تک حکومت کی ہے۔ آزادی کے بعد بھی ہمارے ملک کے بے شمار لوگ برطانیہ جاکر آباد ہوئے اور اکثر لوگوں کا اب بھی وہاں آنا جانا لگا رہتا ہے پاکستان کامن ویلتھ کا ممبر بھی ہے۔ وہاں پر جانے والے اکثر لوگ وہاں کے مختلف مقامات سے ناواقف ہوتے ہیں اس لئے انہیں مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے اگر وہاں جانے والے کے پاس اس ملک کی پوری معلومات ہوں تو انسان بہت سہولت محسوس کرتا ہے۔

نام مقام.... نزدیکی سٹیشن

پارلیمنٹ سکوائر.... ویسٹ منسٹر
ٹرافلگر سکوائر...... چیرنگ کراس
ڈاؤننگ سٹریٹ..... ویسٹ منسٹر
بکنگھم پیلس.... گرین پارک
ہارس گارڈ..... ویسٹ منسٹر
مادام توساد..... بیکر سٹریٹ
برٹش میوزیم.... ٹوٹن ہم کورٹ روڈ
نیچرل ہسٹری میوزیم...... ساؤتھ کینزنگٹن
کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ.... کینزنگٹن ہائی سٹریٹ
..... میوزم آف مین کائینڈ پیکاڈیلی سرکس
ہائیڈ پارک.... ماربل آرچ....
ٹاور برج...... ٹاور ہل
ٹاور آف لندن...... ٹاور ہل
سینٹ پال کیتھڈرل.... سینٹ پال

ان مقامات کی سیر کرنے کے لئے بہتر یہ ہے کہ آپ ایک دن کا ٹریول کارڈ خریدیں جو بسوں اور زمین دوز ریل گاڑی دونوں کے لئے ہے۔ یہ ٹریول کارڈ تین قسم کے ہیں جن کو علاقوں پر تقسیم کیا گیا ہے جسے زون کہتے ہیں۔ یہ کارڈ صبح ساڑھے نو بجے کے بعد کسی بھی ریلوے سٹیشن سے خریدے جاسکتے ہیں لیکن اگر آپ کا قیام سات دن کے قریب ہے اور روزانہ ہی گھومنے پھرنے جانا چاہتے ہیں تو بہتر ہے کہ آپ ایک ہفتہ والا ٹریول کارڈ خریدیں جو سستا ہے۔ ہفتہ بھر کا کارڈ خریدنے کے لئے آپ کو ایک عدد شناختی کارڈ سائز تصویر چاہئے ہو گی یہ آپ کسی بھی سٹیشن سے خرید سکتے ہیں۔

ڈاؤننگ سٹریٹ

وزیر اعظم برطانیہ کی رہائش گاہ ہے اگر آپ اپنی سیر کا آغاز ویسٹ منسٹر سٹیشن سے کریں تو پہلے پارلیمنٹ ہاؤس اور بگ بین دیکھیں پھر پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے والی سڑک پر دائیں طرف ٹرافلگر سکوائر کی طرف جائیں۔

ہارس گارڈ

یہ ملکہ کے گارڈز کا ہیڈ کوارٹر ہے۔

نیلسن کالم

سیدھے ٹرافلگر سکوائر چلے جائیں جہاں نیلسن کالم ہے وہاں سے پھر اسی راستے واپس آئیں اور گارڈ ہیڈ کوارٹرز کے گیٹ سے گزر کر سینٹ جیمز پارک سے گزر کر بکنگھم پیلس چلے جائیں۔

بکنگھم پیلس

اس جگہ پر ملکہ کا قیام ہے یہاں پر دوسرے روز گارڈز بدلنے کی تقریب ہوتی ہے۔

مادام تساؤ میوزیم

یہاں دنیا کے مشہور لوگوں کے موی مجسمے ہیں جنہیں دیکھ کر حقیقت کا گمان ہوتا ہے یہ ہر روز صبح دس بجے سے شام ساڑھے پانچ تک کھلا رہتا ہے۔ آپ کو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ دیکھنے میں لگے گا۔

برٹش میوزیم

عجائب گھر کافی وسیع ہے اور تفصیل سے دیکھنے کے لئے کم از کم آدھا دن درکار ہو گا یہاں جانے کے لئے تین سٹیشنوں پر اتر سکتے ہیں۔ ٹوٹن ہم کورٹ روڈ سل سکوائر اور مولبورن لیکن ٹوٹن ہم کورٹ روڈ سب سے نزدیک ہے سوموار سے ہفتہ تک دس بجے صبح سے پانچ بجے تک کھلتا ہے ہر اتوار کو اڑھائی بجے سہ پہر سے چھ بجے شام تک کھلتا ہے یہاں داخلہ مفت ہے۔

نیچرل ہسٹری اینڈ سائنس میوزیم

یہ عجائب گھر سوموار سے ہفتہ تک صبح 10 بجے سے شام 6 بجے تک کھلتا ہے اور اتوار کو 11 بجے سے 6 بجے شام تک داخلہ مفت ہے۔

کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ

دولت مشترکہ کے ملکوں کا نمائندہ ادارہ ہے جہاں آپ کو تمام دولت مشترکہ کے ممالک کی ثقافت کا تعارف دیکھنے کو ملے گا اور یہاں بھی داخلہ مفت ہے سوموار سے ہفتہ تک صبح 10 بجے سے 5 بجے شام تک کھلتا ہے اتوار کو اڑھائی بجے سے 6 بجے شام تک کھلتا ہے۔

میوزیم آف مین کائینڈ

یورپ اور امریکہ کے علاوہ دوسرے ممالک کی تہذیب کا عجائب گھر ہے سوموار تا ہفتہ صبح 10 بجے تا شام 5 بجے اور اتوار ڈھائی بجے سے شام 6 بجے تک کھلتا ہے۔ داخلہ مفت ہے۔

ہائیڈ پارک

بہت بڑا پارک ہے اگر آپ ماربل آرچ سٹیشن پر اتریں اور ہائیڈ پارک میں داخل ہوں تو وہ مقام ہے جسے سپیکرز کارنرز کہتے ہیں جہاں اب بھی اتوار کو مقررین نظر آئیں گے۔

ٹاور برج

یہ لندن کا وہ پل ہے جو درمیان سے کھلتا ہے اس میں بھی اس کے کل پرزے کا عجائب گھر ہے روزانہ صبح دس بجے سے ساڑھے چھ بجے تک دیکھنے کا وقت ہے۔

ٹاور آف لندن

جواہرات کا عجائب گھر ہے یہاں کوہ نور ہیرا بھی ہے اور دوسرے ہتھیار وغیرہ بھی۔

سینٹ پال کیتھڈرل

یہاں کا سب سے بڑا چرچ ہے کافی وسیع ہے درمیان میں بہت بڑا گنبد ہے یہاں داخلہ مفت ہے۔

کیو گارڈن

یہ بوٹینیکل باغ ہے سوموار سے ہفتہ تک صبح ساڑھے نو سے ساڑھے چھ بجے تک اور اتوار کو ساڑھے نو بجے سے آٹھ بجے شام تک کھلتا ہے نزدیک ترین ریلوے سٹیشن کیو گارڈن ہے۔

چڑیا گھر

نزدیکی ریلوے سٹیشن ریجنٹ پارک ہے صبح نو تا چار بجے تک کھلتا ہے یہ دنیا کا سب سے بڑا چڑیا گھر ہے۔

عام طور پر لوگ انہی مقامات کو دیکھتے ہیں مزید معلومات برٹش ٹورسٹ بورڈ کے دفاتر سے حاصل کی جاسکتی ہیں اور اس سلسلہ میں معلوماتی پمفلٹ کسی بھی سٹیشن سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

لندن شہر سے باہر

اگر آپ برطانیہ کے مختلف شہروں میں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو آپ کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ یہاں کوچ (بس) کا کرایہ ریل کے کرایہ سے ساٹھ فیصد کم ہے بلکہ تقریباً 70 فیصد کم ہے واپسی ٹکٹ اور ایک طرف کے ٹکٹ میں معمولی فرق ہوتا ہے مثلاً اگر ایک طرف کا کرایہ 26 پونڈ ہے تو آنے جانے کا کرایہ اسی جگہ کا 27-50 پونڈ ہے جسے یہاں "ریٹرن ٹکٹ" کہتے ہیں اور ریٹرن ٹکٹ تین ماہ کے لئے ہوتا ہے۔ اگر آپ دو تین مقامات پر جانا چاہتے ہیں تو بہتر ہو گا کہ آپ پہلے "اوور سیز وزٹر کارڈ" خریدیں اس پر آپ کو 34 فیصد رعایت ملے گی اور بعض صورتوں میں 50 فیصد یہ کوچز لندن کے سب سے بڑے ریلوے سٹیشن "وکٹوریہ" سے ملک کے تمام حصوں کے لئے چلتی ہیں اور آرام دہ ہوتی ہیں۔ وزیٹر کارڈ خریدنے کے لئے آپ اپنا پاسپورٹ ساتھ لے کر جائیں۔

اگر ریل پر سفر کرنا ہو تو جمعہ اور ہفتہ کے روز سفر کریں تو کرایہ کم لگتا ہے اور ریل پر بھی ایک طرف کے کرایہ اور واپسی کے کرایہ میں معمولی فرق ہوتا ہے اس کا ریٹرن ٹکٹ ایک ماہ کے لئے ہوتا ہے۔

اگر آپ فیملی کے ساتھ ہیں (دو بالغ اور دو بچے) تو آپ برٹش ریل کے سٹیشن سے فیملی کارڈ خرید سکتے ہیں جس کی قیمت پندرہ پونڈ ہے اس کے بعد آپ کو ٹکٹ خریدنے کے لئے 34 فیصد کم ادا کرنے پڑیں گے اور 5 سال کی عمر سے نوزائیدہ بچوں تک کا کرایہ صرف ایک پونڈ ادا کرنا پڑے گا اس طرح اندرون ملک جہاں بھی جی چاہے سفر کریں۔

اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے وقف کریں

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"اولاد کی قربانی دو طرح ہوتی ہے ظاہری رنگ میں تو اس طرح کہ اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت کی جائے۔ ان میں دین کی محبت اور اس سے رغبت پیدا کی جائے۔ اور انہیں علم دین سے واقف کیا جائے۔ مگر اس کے علاوہ اولاد کی ایک خاص قربانی بھی ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے وقف کر دے۔ تاکہ جب تک زندہ رہے۔ دین کی خدمت کرتی رہے۔ قربانی کے یہ دونوں رنگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ اور اس وقت ایک ہماری جماعت ہی ایسی ہے جس میں خدا تعالیٰ نے وقف زندگی کے سامان کئے ہوئے ہیں۔ اور ایک ہماری جماعت ہی ایسی ہے جسے اولاد کی اعلیٰ تربیت کے سامان میسر ہیں۔ مگر کتنے ہیں جو ان سامانوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں"

(الفضل 9 مئی 1940ء)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

ہفتہ 8-جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ-تربیت اولاد
5-00 لقامع العرب 4جون 96ء
6-00 طبی معاملات-فرسٹ ایڈ از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
6-30 دیگر پروگرام
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر149
8-00 فرنچ سیکھئے-سبق نمبر46
9-00 ملاقات - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے دوستوں کے ساتھ 96-6-7(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنز- امام راشد صاحب کے ساتھ - تربیت اولاد سبق نمبر5(دوبارہ)
11-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-ٹیک ٹاک
12-00 (دوپہر) خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-6-7(دوبارہ)
1-00 لقامع العرب 96-6-4(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر149(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنز-تربیت اولاد نمبر5(دوبارہ)
5-00 محفل سوال و جواب - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 95-5-21 جرمنی حصہ اول
6-00 حضرت صاحب کے ساتھ بچوں کی ملاقات 96-6-8
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے
8-00 لقامع العرب-96-6-8
9-00 عربی سیکھئے
9-30 عربی پروگرام-قصیدہ- نظم
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنز-ترتیل کلام الٰہی
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-سبق نمبر150
1-00 دین حق کی تعلیم-روحانی خزائن
1-30 تقریر از راشد صاحب
2-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ
3-00 چینی زبان سیکھئے-
3-30 حکایات شیریں-نمبر4(نیا)

اتوار 9-جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنز-
5-00 لقامع العرب 96-6-8(دوبارہ)
6-00 دینی تعلیمات/روحانی خزائن
6-30 تاریخ احمدیت کا ایک ورق از بی اے رفیق صاحب
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر150(دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے-سبق نمبر15
8-30 حکایات شیریں-نمبر2(دوبارہ)
9-00 حضرت صاحب کے ساتھ بچوں کی ملاقات
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنز-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر35
11-00 ہمارے دوستوں سے ملئے
11-30 تقریر مکرم طاہر سلیمی
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام
1-00 لقامع العرب
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر150(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنز-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر35
5-00 سوال و جواب- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ حصہ دوم- جرمنی 96-5-24
6-00 ملاقات - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ انگریزی بولنے والے دوستوں کے ساتھ 96-6-9
7-00 اراؤنڈ دی گلوب- گفت و شنید کے اسلوب
8-00 لقامع العرب 96-6-6(نیا)
9-00 البانین پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنز- امام راشد صاحب تربیت اولاد- سبق نمبر6(دوبارہ)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر151(نیا)
1-00 تقریر از آفتاب احمد خان صاحب
1-30 حضرت امام جماعت الرابع کی افتتاحی تقریر جلسہ یو کے 1992ء
3-30 نارویجین زبان سیکھئے سبق نمبر19

بقیہ صفحہ 1

ہے۔ اگر بعض اوقات ہم اپنے محدود علم کی وجہ سے اس غرض کو دیکھ یا سمجھ نہیں سکتے تو اس سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا کہ اس چیز کی کوئی غرض نہیں۔ انتڑیوں کے نیچے ایک غدود ہوتی ہے جس کو انگریزی میں Appendia کہتے ہیں۔ اور اس کی بیماری کو Appendicitis جو بہت مہلک بیماری ہوتی ہے۔ بہت عرصہ سے ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ اس کا انسانی زندگی میں کوئی فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہے۔ اس لئے تندرست آدمیوں کے بدن سے اسے نکال دینا بہتر ہے۔ لیکن اب پتہ لگا ہے کہ یہ غدود بھی زندگی کے قیام کے لئے بدن کا ایک جزو لاینفک ہے۔ اس بارہ میں فرانس میں تجربے کئے گئے۔ کچھ بندر لئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض کی یہ غدود نکال دی گئی اور دوسروں کی اسی طرح رہنے دی۔ کچھ دنوں کے بعد اول الذکر بندروں کی صحت میں نمایاں فرق آگیا۔ یہاں تک کہ وہ دبلے ہوتے ہوتے مرگئے۔

پس جب دنیا میں چھوٹی سے چھوٹی چیز کی کچھ نہ کچھ غرض ہے۔ تو انسان کی جس کو اشرف المخلوقات کہا گیا ہے۔ کتنی بڑی غرض ہوگی۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے انسانی غرض کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ جب انسان اس کو حاصل کرلیتا ہے۔ تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ اس انعام کو اپنے تک ہی محدود رکھے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اس کا ایمان ہر وقت خطرہ میں ہے۔ کیونکہ دنیا میں ہر ایک چیز ترقی کرتی ہے۔ اس حالت میں اس کے مخالف عناصر ترقی کرتے کرتے اس پر غالب آجائیں گے اور اس کا ایمان سلب ہو جائے گا۔ دیکھو جہاں گل ہوتا ہے وہاں اس کے ساتھ ہی کانٹے بھی ہوتے ہیں۔ اگر مالی اس گل کی کانٹوں سے حفاظت نہیں کرے گا۔ تو وہ آخر کار کانٹوں میں دب جائے گا اور اپنی ہستی کھو دے گا۔ اسی طرح ایک شخص مکان بنواتا ہے اور مکان کی آگ سے حفاظت کے لئے ہر طرح کے سامان مہیا کرتا ہے۔ لیکن کیا وہ اپنے مکان کو آگ سے بالکل محفوظ سمجھ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں کیونکہ جب تک اس کے ہمسایوں کے مکان محفوظ نہیں۔ اس کا بھی نہیں۔ پس ایمان کی حفاظت کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ (دعوت الی اللہ) (دعوت الی اللہ) کی دو قسمیں ہیں۔ ایک انفرادی اور دوسری اجتماعی۔ پھر اس کی توضیح فرمائی۔

(از خطبہ 13-مارچ 1925ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم سیٹھ محمد صادق صاحب والد مکرم عبدالسلام صاحب انجم کارکن وکالت تبشیر کا پراسٹیٹ کا اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے فضل عمر ہسپتال میں کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ محترم ٹھیکیدار محمد دین صاحب مورخہ 96-5-29 قضاء الٰہی سے وفات پاگئی ہیں 30- مئی کو بیت المہدی میں بعد از عصر محترم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا تدفین کے بعد محترم چوہدری مجید احمد صاحب صدر محلہ علوم شرقی نے دعا کرائی۔

○ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالقیوم صاحب شیروانی (وفات یافتہ) شاہدرہ لاہور۔ بعمر 72 سال مورخہ 96-6-3 شیخ زید ہسپتال لاہور میں وفات پاگئیں۔ اسی روز ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور بعد مغرب بیت المہدی میں مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب نے جنازہ پڑھایا اور تدفین عام قبرستان میں ہوئی بعد تدفین دعا بھی مکرم مولانا موصوف نے کروائی۔ موصوفہ مکرم ماسٹر الطاف احمد صاحب ڈان ریکارڈنگ سنٹر ربوہ کی ہمشیرہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ محترمہ امتہ الحی صاحبہ اہلیہ مرزا نصیر احمد صاحب آف ڈسکہ ضلع سیالکوٹ 25- مئی 1996ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں جنازہ مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بیت المبارک میں بعد مغرب پڑھایا اور مربی سلسلہ ڈسکہ مکرم قمر احمد صاحب نے بعد تدفین دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم ناصر احمد وڑائچ صاحب ابن مکرم چوہدری فیض احمد صاحب وڑائچ کو ایک شقی القلب نے ان کی رہائش گاہ پر مورخہ 4- مئی 1996ء ہلاک کر دیا۔ مبینہ قاتل گرفتار ہو گیا ہے۔ احباب سے مکرم ناصر احمد وڑائچ صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمائندہ روزنامہ "الفضل" برائے اشتہارات کا دورہ

○ محمد احمد مظفر علوی آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ الفضل اپنے دورہ کے دوران چکوال- راولپنڈی- اسلام آباد میرپور (آزاد کشمیر) کے دورہ پر جا رہے ہیں۔ احباب جماعت اور عہدیداران جماعت احمدیہ سے تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

(مینجر روزنامہ الفضل- ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 6- جون-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 47 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی نومبر کے بلدیاتی الیکشن میں 77ء اور 88ء کی طرح کامیابی حاصل کرے گی۔ 90ء اور 93ء میں دھاندلی کے باعث ہمارے امیدوار کامیاب نہیں ہو سکے۔ ہم اس الیکشن میں لاہور کو واپس لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں جب کال دیتی ہوں تو پورا لاہور' پورا پاکستان سڑکوں پر نکل آتا ہے نواز شریف نے کال دی تو ایک بھی شخص گھر سے نہ نکلا۔ بلکہ وہ استعفیٰ دے کر بھاگ جاتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ میرے پاس ایک بھی کارخانہ نہیں نواز شریف کے پاس 19 کارخانے ہیں ان کا مری میں گھر ہے۔ اور لاہور میں زمین۔ میرا نہ مری میں گھر ہے نہ لاہور میں زمین۔ نواز شریف کے دور میں فرقہ واریت اور دہشت گردی ہوتی ہے انہوں نے کراچی میں خانہ جنگی کرائی اور کتنی ہی عورتیں بیوہ کرا دیں۔ ہم ملک کو متحد کر سکتے ہیں لیکن نواز شریف ایسا نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اصولوں کی سیاست کرتے ہیں اس لئے مقبوضہ کشمیر میں جعلی الیکشن کی مخالفت کی۔ بالآخر وہاں بھارت کو شکست ہو گی۔ ہم کشمیریوں کے ساتھ ہیں۔ کل جماعتی حریت کانفرنس کو سلام کرتے ہیں۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ پاکستان کی ترقی کے لئے سیاسی محاذ آرائی ختم ہونی چاہئے۔ درحقیقت دونوں جماعتوں میں اختلاف رائے مصنوعی ہے۔ اہم معاملات پر دونوں سیاسی جماعتوں میں اتفاق رائے موجود ہے۔ محاذ آرائی کی کیفیت صرف پاور پالیٹکس پر ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ جب پالیسیاں ایک جیسی ہیں تو جھگڑا کس بات کا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بھارت سمیت دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ نے مقبوضہ کشمیر کے الیکشن کو فراڈ قرار دیا ہے۔ کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دینے سے ہی امن قائم ہو سکتا ہے۔

○ آل پاکستان کلرکس ایسوسی ایشن کی اپیل پر احتجاج کا سلسلہ دوسرے روز بھی جاری رہا اور ہڑتال کی گئی۔ دفاتر کی تالہ بندی کی گئی۔ شہروں میں بھوک ہڑتال کے کیمپ لگائے گئے۔ اور حکومت کے خلاف نعرہ بازی کی گئی اور جلوس نکالے گئے۔ اسی سلسلے میں 13- جون کو لانگ مارچ کا اعلان کیا گیا۔

○ بھارتی وزیراعظم مسٹر گوڑا نے کہا ہے کہ جموں و کشمیر کا مسئلہ کشمیری ہی حل کر سکتے ہیں اور ہم پاکستان سے شملہ سمجھوتے کے تحت مذاکرات کریں گے وزیراعظم نے مخلوط حکومت کے پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ سلامتی کونسل کی مستقل رکنیت کے لئے کوشش کی جائے گی۔ پارلیمنٹ صوبائی اسمبلیوں اور سرکاری ملازمتوں میں خواتین کو ایک تہائی نمائندگی دی جائے گی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی نے وزیراعظم بے نظیر بھٹو کو پنجاب کی محسن اعظم قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ وزیراعظم نے پنجاب سے جس طرح محبت کی ہے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

○ قائد حزب اختلاف میاں شہباز شریف نے وزیر اعلیٰ پنجاب کے لئے ڈیوٹی فری گاڑی منگوانے کا بل ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔

○ وفاقی وزیر احمد مختار نے کہا ہے کہ بجٹ میں ہر قسم کی صنعتی اور تجارتی چھوٹ ختم کر دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ سارا نظام رشوت کا شکار ہے صفائی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب کوئی اہلکار کسی فیکٹری میں جا کر صنعت کار کو پریشان نہیں کر سکے گا۔

○ قومی اسمبلی کا بجٹ اجلاس اتوار کو شروع ہو گا۔ وزیر خزانہ 13- جون کو بجٹ پیش کریں گے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ احتسابی کمیشن سے خود حکومت کے کرپٹ ہونے کا تاثر ختم ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ احتسابی کمیشن کو وزیراعظم ہو یا اپوزیشن لیڈر کرپشن میں ملوث پر عوامی نمائندے کو سزا دینے کا اختیار ہونا چاہئے۔

○ مقبوضہ کشمیریں مجاہدین کے حملوں میں 13 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ اور کئی زخمی ہو گئے۔ فوج کے کریک ڈاؤن سے 6 افراد شہید ہو گئے۔ بھارتی افواج نے ٹنگمرگ قصبے میں 30 خواتین کی جبری آبروریزی کی۔ جن میں سے دو خواتین موقعہ پر شہید ہو گئیں۔ 24- سے زائد افراد گرفتار کئے گئے۔ اور 4 مکان تباہ کر دیے گئے۔

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون 643

معدہ کا السر و سوزش
معدہ کا السر، زخم، معدہ کے منہ پر ورم اور جلن کا STOMACH ULCER CURE فوری اور مؤثر علاج ہے قیمت 20/-
علاوہ ازیں DIGESTIN TABS معدہ جلن میں فوری آرام دیتی ہے، پورے نظام ہضم کیلئے مفید و مؤثر ہے قیمت 20/-
لٹریچر کے لئے ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی گولبازار ربوہ)
فون: ہیڈ آفس: 771 کلینک: 211054
سیلز آفس: 211283

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون ضعف جگر۔ گرمی جگر۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
قیمت 110/=

اسلام آباد' لاہور' کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
ڈی ایچ پلازا F-10 مرکز اسلام آباد
فون: دفتر- 051-291578
051-291579

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان واقع فیکٹری ایریا۔ 3 کمرے اٹیچ باتھ۔ برآمدہ سٹور کچن دو صحن برائے فروخت موجود۔ گیس پانی بجلی کی سہولت موجود ہے۔ رابطہ کیلئے
خالد مجید احمد 17/28 دارالرحمت شرقی ب ربوہ
فون : 211913

حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-284634
تھیکس: 0431-219065

Zamindara
Paper & Board Mills Ltd.
Manufacturer of: Box Board, File Card, Liner & Craft Liner in 150 upto 450 Grms.
زمیندارہ
پیپر اینڈ بورڈ ملز لمیٹڈ
مینوفیکچرر آف بکس بورڈ، فائل کارڈ، لائنر، اینڈ کرافٹ لائنر
(150 گرام تا 450 گرام)
A.Hameed Ch.
Chief Executive
Factory: (10th K.m. Sheikhupura-Faisalabad Road)
Office: 70 - 1st Floor, Farooq Centre, Mcleod Road, LAHORE - PAKISTAN
Tel: 042-7230996-97, 7235974-7243730, Fax: 042-7235669

بیرون ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
3-A بیول پلازہ فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757
219276
ٹیلیکس TIX-54592 PD, ISD

بچوں کی مٹی چھڑانے والا
سیرپ کیلوفر 20 روپے
ہر میڈیکل سٹور سے طلب فرمائیں
جوڑوں کا درد کورس 195 روپے | ہائی بلڈ پریشر کورس 150 روپے
پتھری گردہ مثانہ کورس 285 〃 | بخیر معدہ کورس 140 〃
خود ملیں یا بذریعہ ڈاک خصوصی تحقیقاتی علاج سے استفادہ فرمائیں
مظہر دواخانہ (رجسٹرڈ) احمد نگر ربوہ کوڈ 04524 فون 211544

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9,000 ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534